© rasailojaraid.com

تعارف و تبصرہ

ایرانی تصوّف

پروفیسر کبیر احمد جائسی

ناشر: ادارۂ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ طبع اول ۱۹۹۳ء

صفحات ۲۱۶ قیمت ۸۰ روپے۔

پروفیسر کبیر احمد جائسی کی علمی و ادبی خدمات محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ابھی حال ہی میں انھیں فارسی زبان کی خدمات پر ملک کے صدارتی ایوارڈ کے لیے بھی منتخب کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب دراصل ایران کے مشہور دانشور سعید نفیسی کی کتاب "سرچشمہ تصوف در ایران" کا مفصل تعارف ہے جس میں کہیں کہیں مختصر تنقیدی تبصرے بھی موجود ہیں۔

کتاب کی ابتدا ادارۂ علوم اسلامیہ کے موجودہ ڈائرکٹر سالم قدوائی کے سرسری پیش لفظ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۵۴ تک اس کتاب کا مطالعہ و جائزہ ہے اور باقی صفحات حواشی کے لیے وقف ہیں جن میں کتاب میں مذکور شخصیات کا اجمالی تعارف درج ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے پروفیسر جائسی کے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے کہ سعید نفیسی کا رویہ ایرانی تصوف اور نفس تصوف کے سلسلہ میں غیر منطقی ہے اس کا ذہن گنجلک اور غیر واضح ہے اور غیر ضروری طور پر وہ آریائی توارث کے قائل نظر آتے ہیں۔

پروفیسر جائسی کے مطابق یہ کتاب تصوف مخالف ہے اور حوالوں اور مآخذ سے بے نیاز، نیز یہ کہ سعید نفیسی ایرانی تصوف کو اسلام مخالف جذبات کا زائیدہ و پروردہ سمجھتے ہیں اور اسے شعوبیت کی انتہائی شکل قرار دیتے ہیں۔ نفیسی نے ایرانی تصوف کو عربی تصوف سے قدیم تر اور متعدد امتیازات و اوصاف کی بنا پر ایک متمائز فلسفہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق ایرانی تصوف کا رشتہ بودھ مت کے عقائد سے ملتا ہے جس میں مانوی مذہب کے بھی بہت سے اجزا شامل ہیں۔ یہ ایرانی تصوف، عراقی اور جزائری تصوف اور مغربی (شامی، مصری اور اسپینی) تصوف تینوں کے سرچشمے جدا جدا ہیں۔ نفیسی کے نزدیک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایرانی تصوف کے امتیازات میں شریعت سے بے گانگی طریقت پر انحصار، خانقاہوں کا نظام، سماع ورقص، جواں مردی وفتوت کے طریق ورسوم شامل ہیں جو اسے دیگر علاقوں کے تصوف سے جدا کرتے ہیں۔ علامہ اقبال نے جن کی نظر ایرانی تصوف پر بڑی گہری ہے خواجہ حسن نظامی کے نام ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ "ایرانی تصوف نے ہر قوم کی رہبانیت سے فائدہ اٹھایا ہے اور ہر واہی تعلیم کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی ہے یہاں تک کہ قرمطی تحریک سے بھی.... محض اس وجہ سے کہ قرمطی تحریک کا مقصد بھی بالآخر قیود شرعیہ اسلامیہ کو فنا کرنا تھا"۔ ورنہ جہاں تک نفس تصوف کا تعلق ہے اس میں وہ تفریق کے قائل نظر آتے ہیں۔ "ادبیات تصوف کا وہ حصہ جو اخلاق وعمل سے تعلق رکھتا ہے۔ نہایت قابل قدر ہے کیونکہ اس سے سوز وگداز حاصل ہوتا ہے البتہ اس کا وہ حصہ جو فلسفہ سے تعلق رکھتا ہے وہ بے کار محض ہے اور بعض صورتوں میں تعلیم قرآن کے مخالف"۔

سعید نفیسی کی کج فکریوں کے باوجود اس کتاب کے مطالعہ کو مصنف نے دو وجوہ سے ضروری سمجھا ہے اول یہ کہ سعید نفیسی ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ کے اوّلین اساتذہ میں سے ہیں اس لیے ان کے علمی کارناموں کا تعارف اس پر واجب ہے دوسرے یہ موضوع اس ادارہ کے نصاب میں شامل ہے جس کے ہر پہلو پر اساتذہ وطلبہ کی نظر ہونی چاہیے۔

تبصرہ نگار کی نظر میں یہ کتاب طالب علموں کے لیے تو کم محققین اور اساتذہ کے لیے کسی حد تک قابل توجہ ہو سکتی ہے اس لیے کہ اس کے اندر جو تضاد بیانیاں ہیں اور تجزیہ وتحلیل کی جو نارسائیاں ہیں ان کی گرفت ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔

کتاب کے تعارف میں مصنف کا یہ طریق قابل تحسین ہے کہ نفیسی کے بیشتر خیالات کو ان کی اصل زبان (فارسی) میں پیش کرکے ذیل میں ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مصنف کی ترجمانی میں انھوں نے پوری دیانت داری سے کام لیا ہے۔ درمیان میں کہیں کہیں عربی عبارتوں کے ترجمے بھی ہیں جن میں بیشتر محل نظر ہیں۔

(ڈاکٹر منور حسین فلاحی)

اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج

مصنف: اسرار عالم

ناشر: دین ودانش پبلیکیشنز دہلی۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ ذکری مٹیا محل دہلی ۶

© rasailojaraid.com